دو دھاری تلوار

تیسری بات: حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟

تیسرا سوال کہ حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟ اتنا اہم نہیں جتنا نازک ہے۔ یہ ایسی دو دھاری تلوار ہے کہ ذرا سی پھسلن کہیں سے کہیں پہنچا سکتی ہے۔ پہلے تو قرآن کریم کی ہدایات ملاحظہ فرمایئے۔ یہ اگرچہ قیامت کے متعلق ہیں لیکن بندہ ایک سے زائد مرتبہ عرض کر چکا ہے کہ علاماتِ قیامت بھی قیامت کی طرح مبہم اور پیچیدہ ہیں۔ ان میں علامتی زبان استعمال کی گئی ہے اور اس موضوع کا سارا مزا ہی اس تجسس میں ہے جو اس ابہام اور ذو معنی علامتی لغت سے پیدا ہوتا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل میں ہے: ''قل عسیٰ ان یکون قریباً'' ''(اے نبی!) کہہ دیجیے عین ممکن ہے کہ وہ وقت بالکل ہی قریب آ گیا ہو!'' (آیت: ۵۱) بالکل اسی طرح کی ایک بات سورۃ المعارج میں بھی وارد ہوئی ہے: ''انهم يرونه بعيداً ونراه قريباً'' ''یہ لوگ اسے دور سمجھ رہے ہیں جبکہ ہم اسے بالکل قریب دیکھ رہے ہیں۔!'' (آیات: 6،7) قرآن حکیم میں متعدد بار آیا ہے: ''قل ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون'' ''(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب آ چکی ہے یا ابھی دور ہے!'' (سورۃ الانبیاء: 109) ''قل ان ادری اقريب ما توعدون ام يجعل له ربی امدا.'' ''اور (اے نبی!) کہہ دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ عنقریب پیش آنے والی ہے یا ابھی میرا رب اس کے ضمن میں کچھ تاخیر فرمائے گا!'' (سورۃ الجن: 25)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے پوچھا: ''قیامت کب آئے گی؟'' آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' بالکل یہی بات اس سوال کے متعلق ہی جا سکتی ہے۔ مہدویات کے موضوع کا سب سے سنسنی خیز اور تجسس آمیز سوال یہی ہے۔ اس کا جواب بھی یہی ہے کہ ہم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ کیونکہ جس طرح حضرت مہدی کا ساتھ دینے والے بمطابق حدیث شریف روئے ارض کے صالح ترین مسلمان ہوں گے اور ان کی فضیلت اصحاب بدر والی ہے، اسی طرح ان کا ساتھ چھوڑ کر بھاگنے والوں کے لیے وعید بھی اتنی ہی سخت ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

''اس پر (یعنی مسلمانوں کو کافروں کے حوالے نہ کرنے پر) جنگ شروع ہو جائے گی اور مسلمان تین گروہوں میں بٹ جائیں گے: (1) ایک تہائی لشکر تو میدان جنگ سے بھاگ جائے گا، ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں فرمائیں گے۔ (2) ایک تہائی لشکر شہید ہو جائے گا، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے۔ (3) ایک تہائی لشکر کو فتح نصیب ہوگی، یہ آیندہ کسی فتنے میں مبتلا نہ ہو سکیں گے۔'' (مسلم شریف)

حضرت کا ساتھ چھوڑ کر بھاگنے والے کون ہوں گے؟ جنھوں نے شرک و بدعت کو دین سمجھ رکھا ہے۔ جنھوں نے اپنے منہ یا شرم گاہ کو حرام سے آشنا کر رکھا ہے۔ جن کے دلوں میں حسد، بغض اور کینہ ہے۔ زبان پر غیبت، تہمت اور جھوٹ ہے۔ آنکھ میں خیانت، حرص اور ہوس ہے۔ ہاتھ میں بخل، کرپشن اور فراڈ ہے۔ منکرات سے توبہ نہیں کی اور دنیا سے منکرات کے کلی خاتمے کے لیے جہاد کرنے والوں میں شامل ہونے کا شوق ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت کو عین میدانِ جنگ میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

دو دھاری تلوار

تو میرے بھائیو! اہم یہ نہیں کہ حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟ اہم یہ ہے کہ اگر وہ ظاہر ہو گئے تو ہم میں سے کس نے اس کے لیے کتنی تیاری کی ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب وہ ظاہر ہوں تو ہم کسی ایسے فتنے کا شکار ہوں کہ ان کا ساتھ دینے کی بجائے پیٹھ دکھا دیں یا ان کے مقابلے میں اُتر آئیں۔ جی ہاں! کچھ بدنصیب نام نہاد مسلمان سب سے پہلے ان کی مخالفت میں خم ٹھونک کر نکلیں گے اور دردناک طریقے سے برباد ہوں گے۔ احادیث سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے زمانے میں نام نہاد مسلمانوں کا ایک طبقہ اور ہوگا جو حضرت کا ساتھ چھوڑ کر بھاگنے والوں سے بھی زیادہ بدبخت ہوگا۔ وہ اسلام کا دعوے دار ہونے کے باوجود حضرت کے مخالفین میں سے ہوگا اور اسے اللہ تعالیٰ ساری دنیا کی آنکھوں کے سامنے دردناک عذاب میں گرفتار کرے گا۔ وہ زندہ جسموں کے ساتھ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو آج کل کے سب سے بڑے فتنے یعنی ''فکری ارتداد'' کا شکار ہو چکے ہوں گے اور ان کا سربراہ ''عبداللہ سفیانی'' نامی شخص ہوگا۔

یہ سفیانی کون ہوگا؟ یہ یہودیوں کا تیار کردہ ایک مسلم لیڈر ہوگا جس کو عالمی میڈیا مسلمانوں کے ہیرو اور قائد کے طور پر پیش کرے گا۔ بعض جنگوں میں وہ مغرب کے خلاف فاتحانہ کردار ادا کرنے کا ڈرامہ رچائے گا اور پھر جب مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کر لے گا تو اصل روپ میں ظاہر ہو جائے گا۔ نعیم بن حماد کی ''کتاب الفتن'' میں ہے کہ اس کا نام عبداللہ ہوگا اور اس کا خروج مغربی شام میں ''اندر'' نامی جگہ سے ہوگا۔ یہ لفظ اصل میں ''عَیۡنُ دَوۡر'' ہے یعنی دور کا چشمہ۔ بگڑ کر اندر ہو گیا۔ ''اندر'' اس وقت شمالی اسرائیل کے ضلع ''الناصرہ'' کا ایک قصبہ ہے جس پر اسرائیل نے 24 مئی 1948ء میں قبضہ کر لیا تھا۔ بعض روایات سے پتا چلتا ہے یہ شروع میں مسلمانوں کا ہمدرد اور خیر خواہ ہوگا، بعد میں اس کا دل بدل جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے باطل قوتیں مسلمانوں کی جعلی قیادت کے لیے تیار کریں گی جیسا کہ آکسفورڈ اور کیمبرج کے طلسم خانوں میں ہوتا ہے اور جب وہ مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کر لے گا تو اصل پلان پر عمل شروع کر کے حضرت مہدی کے خلاف صف آرا ہو جائے گا۔ اس کی سوچ و فکر کا خلاصہ ''فکری ارتداد'' ہے۔

فکری ارتداد یہ ہے کہ اسلام کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام نہ سمجھا جائے۔ شرعی تعلیمات کو حرف آخر نہ مانا جائے۔ ان میں اتنے شکوک و شبہات اور وسوسے پیدا کیے جائیں کہ شراب اور زنا جیسی قطعی حرام چیزوں کو بھی پروپیگنڈے کے زور پر حلال قرار دلوایا جائے۔

☆......''اس دن وہ شخص سب سے بڑا محروم ہوگا جو بنوکلب کے مال غنیمت سے محروم رہا (یعنی ہر صاحب ایمان مجاہد اس مال غنیمت میں سے کچھ نہ کچھ ضرور لے) اگرچہ اونٹ کو باندھنے کی رسی ہی کیوں نہ ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ لوگ ان کے اموال کو غنیمت اور بچوں کو ان کے مسلمان ہونے کے باوجود کیسے قیدی بنالیں گے؟ فرمایا: ''وہ شراب اور زنا کو حلال سمجھنے کی وجہ سے کافر قرار دیے جائیں گے۔''

☆......''سفیانی زمین میں فساد برپا کیے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ ایک عورت سے دن کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں شراب کی ایک مجلس میں بدکاری کی جائے گی۔ اسی طرح ایک عورت سفیانی کی ران پر آکر بیٹھ جائے گی جبکہ وہ جامع دمشق کی محراب میں بیٹھا ہوگا۔ اس وقت ایک غیرت مند مسلمان سے مسجد کی یہ بے حرمتی اور یہ کریہہ منظر دیکھا نہ جائے گا اور وہ کھڑا ہو کر کہے گا کہ افسوس ہے تم پر، ایمان لانے کے بعد کفر کرتے ہو؟ یہ ناجائز ہے۔ سفیانی کو حق کی یہ بات کڑوی لگے گی اور وہ اس کو کلمۂ حق کہنے کی پاداش میں موت کے گھاٹ اُتار دے گا اور صرف اسی کو نہیں بلکہ جس نے بھی اس کی تائید کی ہوگی اس کو بھی قتل کر دے گا۔''

دو دھاری تلوار

یہ ہے وہ ''فکری ارتداد'' یہ ہے اللہ کے احکام (حدود اللہ کی پامالی) جو آج کے ''تھنک ٹینکس'' کا برپا کردہ وہ عظیم ترین فتنہ ہے۔اس سے جو وسوسے جنم لیتے ہیں ان کی بنا پر آدمی صبح کو مسلمان ہوتا ہے، شام کو کافر۔شام کو مسلمان ہوتا ہے تو صبح کو کافر۔اس فتنے کی ایک جھلک دیکھنی ہو تو حضرت علامۂ دوراں جاوید احمد غامدی اور ان کے تیار کردہ لاجواب قسم کے باکمال فتنہ پردازوں کے پروگراموں میں دیکھ لیجیے۔جہاں سیدھے سادھے نوجوانوں سے یہ سوال ہوتے ہیں: خدا کا وجود ہے بھی یا نہیں؟ حدود کی تعریف کیا ہے اور یہ تعریف کس نے کی ہے؟ چہرے کے پردے کا تکلف کس نے جاری کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ان لوگوں کی بدنصیبی یہ ہے کہ ان کے پروگراموں کی فہرست دیکھ لیجیے۔ایک بھی تعمیری عنوان نہیں ملے گا۔اصلاحی موضوعات سے انہیں کوئی سروکار نہیں۔ان کا سارا زور تشکیک پھیلانے اور وسوسہ پیدا کرنے پر ہے۔کوئی دنیادار مسلمان دین کی طرف آ جائے، اس کی ان کو کوئی فکر نہیں۔سارا زور اس پر ہے کہ جو بچے کھچے مسلمان دین پر ٹوٹا پھوٹا عمل کر رہے ہیں، وہ کسی طرح سے آزاد خیال ہو جائیں؟ طہارت کے مسائل نہ جاننے والوں کو علمی کلامی مباحث میں اُلجھانے کا آخر اور کیا مطلب ہو سکتا ہے؟

تو جناب من! شراب و زنا کو حلال اور سود و جوے کو جائز سمجھنے والے اور سنت نبوی کو حقیر جاننے والے وہ بدنصیب مخلوق ہوں گے جو حضرت مہدی کی تلوار کا شکار ہوں گے۔یہی فکری ارتداد کا انجام ہے۔یہ لوگ جانوروں کی طرح ذبح کیے جائیں گے۔آج کل خنجر سے ذبح کی خبریں بہت آتی ہیں۔

''حضرت مہدی ان کے سردار سفیان نامی شخص کو ایک چٹان پر بکری کی طرح ذبح کر دیں گے۔''

جو لوگ فتنے کا شکار ہو چکے ہوں وہ ظالم کے لیے رحم اور مظلوم کے لیے سنگ دل ہوتے ہیں۔

اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ارتدادی فتنے کا کمال یہ ہے کہ ان فتنہ باز پروفیسروں اور اسکالروں کے مذاکرے اور مباحثے سننے والے لوگ کفریہ کاموں اور کفریہ نظریات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔کفریہ کام تو پھر بھی توجہ دلانے سے سمجھ آ جاتے ہیں، کفر کے نظریات کا کانٹا لاکھ سمجھاؤ، دل سے نہیں نکلتا۔اس لیے میرے بھائیو! اللہ کے واسطے اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔اس کا طریقہ یہی ہے کہ ایمان والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔انہی کی صحبت میں بیٹھو۔انہی کی روش اختیار کرو۔ایمان کے ڈاکو بڑے چالباز ہوتے ہیں۔دایاں دکھا کر بایاں مارتے ہیں۔خبر بھی نہیں ہوتی کہ متاع عزیز لوٹ لیتے ہیں۔پروگرام ختم نہیں ہو چکا ہوتا کہ ایمان ٹھکانے لگ چکا ہوتا ہے۔خدا کے لیے خود پر رحم کرو۔کہیں موت کے وقت کلمہ کی دولت ہاتھ سے نہ جاتی رہے۔

حضرت مہدی کب ظاہر ہوں گے؟ حضرت چونکہ اس صدی کے مجدد ہوں گے جس میں وہ ظاہر ہوں گے اس لیے اتنی بات تو طے ہے کہ وہ کسی اسلامی صدی کے شروع میں ظاہر ہوں گے۔یہ بھی ممکن ہے کہ پیدا شروع میں ہوں اور ظاہر نصف صدی سے پہلے ہوں۔عرب کے محاورے میں نصف سے پہلے تک کو ''شروع'' کہا جاتا ہے۔اب وہ یہ صدی ہوگی یا اگلی؟ اللہ ہی کو بہتر معلوم ہے۔ہمیں وہ دور دیکھنا نصیب ہوگا یا ہماری اگلی تین نسلوں کو ان کا زمانہ ملے گا؟ عالم الغیب کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں۔اتنی بات ہے کہ کفر کا غلبہ جہاں تک پہنچ چکا ہے اور مسلمان جتنے طویل عرصے سے مظلومیت کا شکار ہیں اور قربانیوں کے باوجود پسے چلے جا رہے ہیں، یہ کچھ اور ہی بتاتا ہے۔

shared by: www.alkalam.pk